

میں بھی کوئی حرج نہیں۔“ (مسائل أحمد لابن عبد اللہ: ۱۲۳)

امام ابن المذرفر ماتے ہیں:

ان شاء صلی رکعتین، وان شاء أربعاً، ویصلی أربعاً یفصل بین کل رکعتین بتسلیم أحبّ الی۔
”نماز جمعہ ادا کرنے والا چاہے تو دو رکعتیں پڑھے، چاہے چار، چار پڑھے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا

مجھے زیادہ پسند ہے۔“ (الأوسط لابن المنذر: ۱۲۷/۴)



نماز زلزلہ

ابوسعید

عبداللہ بن حارث الانصاری سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے کہتے ہیں:

انہ صلی فی زلزلة بالبصرة، فأطال القنوت، ثم ركع، ثم رفع رأسه، فأطال القنوت، ثم ركع، فسجد، ثم قام فی الثانية، ففعل كذلك، فصارت صلاته ست ركعات وأربع سجعات، ثم قال: هكذا صلاة الآيات.

”آپ نے بصرہ میں زلزلہ آنے پر نماز پڑھی، لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کیا، اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا، اس طرح ان کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہوئے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (آفات) کی نماز اسی طرح کی ہوتی ہے۔“

(السنن الكبرى للبيهقي: ۳۴۳/۳، وسنده صحيح كالشمس وضوحاً)

جعفر بن برقان کہتے ہیں: كتب الينا عمر بن عبد العزيز في زلزلة كانت بالشّام: أن اخرجوا يوم الاثنين من شهر كذا وكذا، ومن استطاع منكم أن يخرج صدقة، فليفعل، فإنّ الله تعالى قال: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ☆ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ (الأعلى: ۱۴-۱۵)

”امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ہمیں شام میں آنے والے زلزلے میں خط لکھا کہ تم فلاں مہینے میں اتوار کے دن نکلو اور جو کوئی صدقہ کر سکتا ہے، کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ☆ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ (الأعلى: ۱۴-۱۵) (یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اللہ کا نام لیا، پھر نماز

پڑھی۔“ (مصنف ابن أبي شيبة: ۴۷۲/۲، وسنده صحيح)

